بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحرير
ولایہ پاکستان

حزب التحرير
HIZB UT TAHRIR

جمعرات، 11 رمضان، 1440ھ | 16/05/2019 | نمبر: 1440/58

پریس ریلیز

پاکستانی روپے کی گرتی ہوئی قدر اور اس سے پیدا ہونے والی کمر توڑ مہنگائی کا حل خلافت کی سونے اور چاندی پر مبنی کرنسی ہے

عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے ایک معاہدے پر پہنچ جانے کے بعد پاکستانی روپیہ ڈالر کے مقابلے میں اپنی قدر تیزی سے کھونے لگا ہے جس کے نتیجے میں مہنگائی اور معاشی مشکلات کا ایک اور سونامی عوام کی جانب بڑھ رہا ہے۔ 16 مئی 2019ء کو انٹر بینک مارکیٹ میں ڈالر تقریباً 148 روپے تک پہنچ گیا اور دوسرے روز بھی ڈالر اسی نئی انتہا پر برقرار رہا۔ ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح حکومت نے بدحواسی میں 15 مئی 2019 کو ایک کمیٹی بنائی جو روپے کی گرتی قدر اور دولت کی ملک سے باہر منتقلی کو روکنے کی کوشش کرے گی۔ لیکن حکومت کبھی اپنے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ آئی ایم ایف، بین الاقوامی تجارت کے ڈالر سے منسلک ہونے اور کاغذی کرنسی کہ جس کی بنیاد کوئی قیمتی دھات نہیں ہے، کی وجہ سے حکومت کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے سودی قرضوں کی واپسی کو یقینی بنانے کے لیے استعماری آئی ایم ایف مقامی کرنسی کے قدر میں کمی کا نسخہ تجویز کرتا ہے۔ لیکن روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے مہنگائی کا طوفان برپا ہو جاتا ہے جس سے پاکستان کی تجارت اور زرعی و صنعتی پیداوار مفلوج ہو جاتی ہے اور پاکستان اپنی صلاحیت کے مطابق معاشی میدان میں ترقی نہیں کر پاتا۔

اے پاکستان کے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ 4.25 گرام وزنی سونے کے دینار اور 2.975 گرام وزنی چاندی کے درہم بنائیں اور انہیں ریاست کی کرنسی کے طور پر استعمال کریں۔ سونے اور چاندی کی کرنسی کی وجہ سے ریاستِ خلافت میں ایک ہزار سال تک قیمتوں میں استحکام رہا۔ برصغیر پاک و ہند پر جب اسلام کی حکمرانی قائم تھی تو روپے کی بنیاد چاندی تھی۔ اس قیمتی دھات کی وجہ سے روپے کی قدر مقامی اور بین الاقوامی تجارت میں مستحکم رہی۔ روپے کی قدر میں استحکام کی وجہ سے برصغیر پاک و ہند دنیا کا معاشی انجن تھا۔ لیکن اس جمہوری دور میں روپے کی بنیاد کوئی قیمتی دھات نہیں ہے بلکہ صرف ریاست کا انتظامی حکم اس کی بنیاد ہے۔ ریاست معیشت میں گردش کرنے والے کرنسی نوٹوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ کرتی ہے۔ اس اضافے کی وجہ سے ہر نیا نوٹ پچھلے نوٹ سے کم قدر کا حامل ہوتا ہے۔ یقیناً ہمارے لیے یہ انتہائی شرم کا مقام ہو گا اگر ہم نااہل اور گناہ گار حکمرانوں کے سامنے گردن جھکائے کھڑے رہیں اور بھوک کی وجہ سے خاموشی سے موت کی آغوش میں چلے جائیں جبکہ ہمارے عظیم دین نے مہنگائی کے مسئلے کا حل فراہم کر رکھا ہے۔ ہمیں خوف کے جذبات کو جھٹک کر ایک جسم کی مانند مضبوطی سے اٹھنا ہے اور کرپٹ قیادت کو ہٹانے اور نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے بھرپور جدوجہد کرنی ہے۔ یہ صرف ہماری خلافت ہی ہو گی جو کرنسی کو سونے اور چاندی کی مضبوط بنیادوں پر جاری کرے گی، تسلسل کے ساتھ سونے اور چاندی کے ذخائر میں اضافہ کرے گی، ضرورت پڑنے پر سونے اور چاندی کے ذخیرے کو برقرار رکھنے کے لیے کرنسی کی بجائے اشیاء کے ادل بدل (bartering) پر انحصار کرے گی، بین الاقوامی تجارت کے لیے سونے اور چاندی پر اصرار کرے گی اور مغربی کرنسیوں کے ظالمانہ تسلط کا خاتمہ کرے گی۔ لہٰذا صرف خلافت کے واپسی کے بعد ہی ہم بالآخر یہ جان سکیں گے کہ ایک اچھی اور پُرسکون زندگی کیا ہوتی ہے۔

(وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ)

"اور اُس روز مومن خوش ہو جائیں گے اللہ کی مدد سے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب (اور) مہربان ہے" (الروم: 5-4)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس